

مناقبِ مظہری

(حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ)



جاوید اقبال مظہری

بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

ادارہ مسعودیہ کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

مناقبِ مظہری

حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

جاوید اقبال مظہری

بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

ادارہ مسعودیہ کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں

مناقبِ مظہری	نام کتاب
جاوید اقبال مظہری	مؤلف
اول	اشاعت
جیلانی پرنٹ انٹرپرائزز، 519222	کمپوزنگ
ادارہ مسعودیہ	ناشر
۱۹۲۰ھ ۱۹۹۹ء	طباعت
ایک ہزار	تعداد
۳۰ روپیہ	ہدیہ

ملنے کے پتے

- ۱- ادارہ مسعودیہ، ۶/۲-۱۵ ای ناظم آباد کراچی۔ فون ۷۷۳۷۳۱۳-۲۱۳۹۷۳
- ۲- مظہری پبلی کیشنز، ۷- سی اسٹیڈیم لین نمبر ۱، فیز ۵- خیابان شمشیر، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی۔ فون: ۵۸۴۰۷۶۵
- ۳- مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم-۱۷ جناح روڈ کراچی۔ فون ۷۷۲۶۷۶۷
- ۴- مکتبہ رضویہ، آرام باغ کراچی۔ فون: ۲۱۶۳۶۳
- ۵- دربار عالیہ مرشد آباد شریف بالتقابل سول اینڈ آڈٹ کالونی کوہاٹ روڈ پشاور شہر۔ فون: ۲۳۱۱۶۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتساب

شیخ جبر وید پیر روشن ضمیر حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم ہند
شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کی ان ادواروں کے نام جو
سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مستنیر اور عشقِ الہی
کے جلووں سے منور ہیں

احقر العباد
جاوید اقبال مظہری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آئینہ مناقب

صفحہ نمبر	اسماء مناقب نگار	نمبر
۱۸	عبداللہ محمد شریف مکی	-۱
۲۱	قاضی محمد حمایت اللہ	-۲
۲۳	مولانا ضیاء القادری بدایونی	-۳
۲۵	مولانا عبدالسلام باندوی	-۴
۲۶	حضرت زیباناروی	-۵
۲۹	مولانا محمد احمد قریشی	-۶
۳۱	مولانا محمد احمد قریشی	-۷
۳۳	ظہیر الدین ظہیر	-۸
۳۵	مولانا محمد احمد قریشی	-۹
۳۶	شیخ محمد احمد کوثر صدیقی	-۱۰
۳۹	شیخ محمد احمد کوثر صدیقی	-۱۱
۴۱	گلزار مظہری	-۱۲
۴۱	پروفیسر فیاض احمد کاوش	-۱۳
۴۲	پروفیسر فیاض احمد کاوش	-۱۴
۴۳	پروفیسر فیاض احمد کاوش	-۱۵
۴۵	علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری	-۱۶
۴۸	مولانا جاوید اقبال مظہری	-۱۷

- ۱۸- مولانا محمد یوسف سلیمانی ۴۹
- ۱۹- گلزار مظہری ۵۱
- قطععات تاریخ وصال
- ۲۰- آصف جہاں قمر دہلوی ۵۳
- ۲۱- جناب ابوالکمال احمد شمسی طہرانی ۵۳
- ۲۲- مولانا محمد احمد قریشی ۵۴
- ۲۳- جناب بشیر احمد غازی آبادی ۵۵
- ۲۴- قیصر نظامی ۵۵
- ۲۵- الطاف انصاری سلطان پوری ۵۵
- ۲۶- الطاف انصاری سلطان پوری ۵۶
- ۲۷- قمر دہلوی ۵۶
- مناقب حضور فرزندان گرامی مفتی اعظم
- ۲۸- پروفیسر فیاض احمد کاوش ۵۷
- ۲۹- سید عارف محمود میجور رضوی ۵۹
- ۳۰- علامہ بدر القادری (ہالینڈ) ۶۱
- ۳۱- فاطمہ مسعودی ۶۲
- ۳۲- علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی (سہرا) ۶۳
- نبیرہ مفتی اعظم صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
- قطععات تاریخ وفات
- ۳۳- شرافت نوشاہی ۶۷
- ۳۴- فیض الامین ۶۸
- ۳۵- فیض الامین ۶۹
- ۳۶- طارق سلطان پوری ۶۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقدیم

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ کائنات محض اس لئے بنائی ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حبیب لبیب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے اور اس کا اظہار ان کی تعریف و توصیف اور اتباع سے کرے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آیت کریمہ درود شریف (احزاب : ۵۶) نازل فرما کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کو تاابد قائم و دائم فرمادیا، درود شریف حق تعالیٰ کا وظیفہ ہے اس کی ذات کو فنا نہیں گویا درود شریف کو بھی فنا نہیں، جب درود شریف کو فنا نہیں تو محبوب کی تعریف و توصیف کو بھی فنا نہیں بلکہ بقا ہی بقا ہے، لیکن ان کی بقا کی حقیقت صرف ان کا پروردگار جانتا ہے۔ اس طرح درود شریف کے ذریعے محبوب کی تعریف و توصیف کو ہمیشہ کے لئے جاری و ساری فرمادیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف حق تعالیٰ کی سنت ہے، اسی سنت کی پیروی میں اہلبیت اطہار، صحابہ کرام، تابعین، حضرات اہل اللہ اور اہل علم و دانش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف بیان فرمائی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اپنی نعت سماعت فرمائی اور ان کو مسند پر رونق افروز فرمایا۔ تاریخ شاہد ہے کہ بجز نعتیں اور نعتیہ قصائد

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول و محمود ہوئے۔
 حضرات اہل اللہ جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا
 نمونہ ہیں اسی نسبت سے وہ بھی اللہ کے محبوب ہو گئے اور ان کی
 شان میں بھی مقببتیں پیش کیں گئیں۔ درحقیقت حضرات اہل اللہ کی
 تعریف و توصیف اس عشق و محبت کا صلہ ہے جو ان کو حضور انور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دامن سے وابستگی سے حاصل ہو اور انہوں
 نے اپنی زندگی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا کر دیا
 یہاں تک کہ معرفت الہیہ کے رموز اسرار سے آشنا ہوئے، حضرات
 اہل اللہ کی جناب میں ان کی تعریف و توصیف یعنی مقببتیں پیش
 کرنے کا سلسلہ جاری ہے، شیخ بزرگ و پیر روشن ضمیر حضرت مفتی
 اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ شاہی امام مسجد فتح پوری دہلی حضور انور
 صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا تھے، ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم سنا اور سنانا ان کی زندگی کا حاصل تھا۔ جامع مسجد فتح پوری دہلی
 میں جمعۃ المبارک کی محفل میں محفل نعت منعقد ہوتی تو حضرت قبلہ
 عالم مفتی اعظم علیہ الرحمہ پر عجیب و غریب کیفیت طاری ہو جاتی،
 بے خودی اور سرمستی کا عالم اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ اس
 وقت حضرت مفتی اعظم کے قلب المر اور مجلس پر حضور انور صلی
 اللہ علیہ وسلم کا فیض اور بہاری کی طرح برستا تھا، جمعۃ المبارک کی
 محافل کے علاوہ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے عقیدت

اور محبت سے منایا جاتا تھا۔ جس کی روح پرور تفصیل حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے فرزندِ دلبد شیخ طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ مسعود ملت حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے اپنی تالیف لطیف تذکرہ مظہر مسعود میں بیان فرمائی ہے۔ بلاشبہ عشق و محبت کی یہ دستارِ فضیلت اور اعزاز حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کو جاتا ہے کہ جنہوں نے محیثیت مجاہد کبیر سرزمینِ دہلی میں جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام فرمایا، سید محمد حسن صاحب زیدی کے نام منشی محمد صابر حسن خاں صابری فاروقی دہلوی کا مکتوب گرامی اس تاریخی حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم یہاں اس مکتوب کی نقل پیش کر رہے ہیں جو ۲ جولائی ۱۹۴۲ء کو دہدبہ سکندری، رام پور میں شائع ہوا۔

مکتوب منشی محمد صابر حسن خاں صابری فاروقی دہلوی بنام
خواجہ سید محمد حسن صاحب، زیدی مطبوعہ دہدبہ سکندری،
رام پور (بھارت)

۲ جولائی ۱۹۴۲ء

زیدی صاحب

شاید آپ کو معلوم نہ ہو کہ آپ کے مرشد طریقت حضرت
الحاج مفتی اعظم دہلی مولانا مظہر اللہ صاحب مجددی شاہی امام
جامع مسجد فتح پوری، دہلی نے مجلس عید میلاد النبی اس وقت شروع

کی جب کہ دہلی میں چاروں طرف تو صوب اور غیر مقلدیت کے گھٹنا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے اور کوئی صحیح العقیدہ مسلمان ۱۲ ربیع الاول شریف کو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ کیسا دن ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے؟ --- حضرت ممدوح ہی کی وہ ذات قدسی سید الامجاد صفات ہے جس نے جشن عید میلاد سے اہل دہلی کو روشناس کیا اور اہل دہلی نے سمجھا اور جانا کہ دراصل بارہ ربیع الاول شریف میں تشریف فرمائے عالم ناسوت ہونے والے سرکار رحمت بار نے ہمیں اسلامی تعلیمات سے سرفراز کیا اور بارگاہ حق تک رسائی کا صحیح راستہ بتایا ہے۔

زیدی صاحب! اس وقت دہلی میں مجالس عید میلاد کے سلسلہ میں ایک سناٹا تھا اور دہلی کا کوئی باشندہ عید میلاد کے معنی بھی اپنے ذہن و فکر میں نہ لاتا تھا۔ حضرت قبلہ مفتی اعظم دہلی ممدوح کی مساعی جمیلہ کا ہی آج یہ اثر ہے کہ جگر ہی نہیں بلکہ دیگر بھی اس نعمتِ عظمیٰ کے اُش نوش کرنے لگے، فرق صرف اتنا ہے ہمارے اسٹیج پر ان محافل مبارک کا نام میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پکارا جاتا ہے اور ان کا اسٹیج ان مجالس کو سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہے۔ ہماری محافل مبارک کو وہ شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں اور ہم ان کی مجالس کو بھی پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہیں ہماری محافل

مبارک کا اختتام مؤدبانہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پر ہوتا ہے اور ان کی مجالس پسندیدہ کا اختتام آپ خود ان سے جا کر پوچھے۔۔۔۔۔ الخاصل آج دہلی میں ۱۱ ربیع الاول کو آغاز حضرت قبلہ مفتی اعظم ممدوح دہلی فتح پوری سے کرتے ہیں۔

(دبدبہ سکندری، ۲ جولائی ۱۹۴۲ء، نمبر ۹ جلد ۸۵، ص ۶، کالم ۱-۲)

ماہ مبارک ربیع الاول شریف آتا تو حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ پر عجب کیف و سرور طاری ہوتا خاص طور پر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر آپ کی کیفیت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ العزیز کے ان جذبات کی عکاس ہوتی تھی :-

”جب سنتا ہوں تو آپ ہی کا ذکر خیر سنتا ہوں اور جب دیکھتا ہوں تو آپ کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا، سوائے کلام حسن و جمال اور کچھ سننے کو دل نہیں چاہتا اور آپ کی پیاری صورت کا تصور ایسا پیش نظر ہے کہ جدھر دیکھتا ہوں آپ ہی نظر آتے ہیں۔“

(قصیدہ امام اعظم ص: ۱۰۱)

حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے وہ جبریل کو بلا کر کہتا ہے ”مجھ کو فلاں بندے سے محبت ہے تم اسے محبت کرو“ چنانچہ جبریل کو اس سے محبت ہوتی ہے اور پھر وہ آسمان میں منادی کرتے

ہیں کہ ”اللہ کو فلانے سے محبت ہے تم سب اس سے محبت کرو“ چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔ پھر زمین میں اس کے لئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے یعنی زمین پر رہنے والوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے خود دل اس کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

(مقدمہ القول الجلی فی ذکر آثار الولی مطبوعہ لاہور ۱۹۹۱ء، صفحہ ۸۹-۹۰)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل الفت و محبت کا پورا پورا اصلہ عطا فرمایا یہاں تک کہ اپنی مخلوق کو حضرت مفتی اعظم کا محبوب اور گرویدہ بنا دیا، یہی وجہ ہے کہ بارگاہِ مظہریہ میں مقبوتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا، بارگاہِ مظہریہ میں عربی، فارسی اور اردو میں مقبوتیں پیش کی گئیں، جبکہ شمسی طیرانی صاحب نے فارسی میں بجزرت مقبوتیں کہی ہیں۔ مقبوتوں کا یہ سلسلہ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ اور وصال کے بعد بھی جاری ہے۔ گزشتہ ماہ ستمبر ۱۹۹۸ء میں حضرت مسعود ملت نے لاہور اور پنجاب کے دوسرے شہروں کا دورہ فرمایا، لاہور کے زمانہ قیام کے دوران ایک مجلس میں ایک اہل محبت نے بارگاہِ مظہریہ میں منقبت پیش کی، بارگاہِ مظہریہ میں اب تک جو مقبوتیں پیش کی گئیں ہیں ان میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی امامت، خطامت، فقاہت، اخلاق حسنہ، مریدین پر نظر

کرم، روحانی مدارج اور اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کا ذکر کیا گیا ہے، انہی مناقب کی روشنی میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے حالات زندگی پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کا سراپائے ناز بیان کرتے ہوئے شیخ محمد کوثر فرماتے ہیں :-

قطبِ دوراں تھے مظهر اللہ شاہ
نورِ ایمان تھے مظهر اللہ شاہ
نور ہی نور اُن میں تھا کوثر
روئے خنداں تھے مظهر اللہ شاہ

حضرت مفتی اعظم ہند مناقب کی روشنی میں

۱- طریقت میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ قطبِ عالم حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمہ سے ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے جبکہ آپ کے جد امجد حضرت فقیہ ہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے خلیفہ اجل حضرت شاہ محمد رکن الدین الوری علیہ الرحمہ سے ہر چار سلاسل میں اجازت و خلافت حاصل فرمائی ہے، ایک شاعر آپ کی نسبت نقشبندیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نہیں ثانی کوئی اس وقت ہندو پاک دونوں میں
ہو جان نقشبندی اور نشان اولیاء تم ہو

۲- حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ شریعت کے روشن چراغ
طریقت کے آفتاب اور حقیقت کے مابتاب تھے چنانچہ ایک
شاعر فرماتے ہیں :-

ہزاروں سال بھی سیماب سے موتی نہ نکلے گا
شریعت کے طریقت کو وہ ڈر بے بہا تم ہو

۳- حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے تقریباً ستر سال امامت و
خطامت اور رشد و ہدایت کے فرائض انجام دیئے اور بڑی سے
بڑی آزمائش میں ان کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آئی اور
آپ کوہ استقامت بنے رہے یہاں تک کہ جب دہلی کے
مسلمانوں پر کھٹن وقت آیا آزمائش کی اس گھڑی میں آپ نے اللہ
کے گھر کو نہ چھوڑا چنانچہ ایک شاعر فرماتے ہیں :-

خدا نے زندگی کے امتحان میں فتح پوری دی
فتح پوری بھی شاید ہے امام باصفا تم ہو

۴- حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ قطب عالم حضرت سید امام علی
شاہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ اجل فقیہ ہند حضرت شاہ محمد

مسعود محدث دہلوی کے نامور پوتے تھے، آپ نے جامع مسجد فتح پوری میں مسجد مسعودیہ پہ رونق افروز ہو کر تقریباً ساٹھ سال فتویٰ نویسی کے فرائض انجام دیئے، آپ نہ صرف ایک عارفِ کامل تھے بلکہ بے مثال عالم اور باکمال مفتی تھے، آپ نے ایک لاکھ کے قریب فتوے جاری فرمائے جو اعلیٰ عدالتوں کے علاوہ انگریزوں کی عدالتوں میں بھی تسلیم کئے جاتے تھے، حضرت مفتی اعظم نے دو لاکھ سے زائد مکاتیب تحریر فرما کر لاکھوں تشنگانِ معرفت کو علم و عرفان سے سرفراز فرمایا اس کے علاوہ حضرت مفتی اعظم کو جن علوم و فنون میں مہارتِ تامہ حاصل تھی اُن میں تفسیر، اصولِ تفسیر، فقہ، اصولِ فقہ، فلسفہ، ریاضی، ادب، علمِ توقیت، علمِ الفرائض، صرف و نحو اور خطاطی شامل ہیں۔ آپ کے علمی، فقہی اور باطنی مدارج کا ذکر کرتے ہوئے مولانا ضیاء القادری بدایونی فرماتے ہیں۔

عالم و فاضل فقیہہ و مقتدائے عارفاں

شیخِ دوراں مظهر اللہ مفتی ہندوستان

۵۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ خلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تھے، آپ کی سیرتِ طیبہ کا جوہرِ عظیمِ اخلاص تھا، مولانا محمد احمد قریشی اپنے پیرومرشد کی سیرتِ طیبہ اور علو درجات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

بیان کیا کیا کروں تعریف اپنے پیر و مرشد کی
یہ اعلیٰ ہیں، یہ بالا ہیں، یہ ارفع ہیں، یہ اولیٰ ہیں

۶- حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ اپنے پیر و مرشد حضرت سید
صادق علی شاہ علیہ الرحمہ کے مقصود و مطلوب اور مرید
صادق تھے، حضرت مفتی اعظم فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ
تھے، زیارتِ حرمین شریفین کے موقع پر عشق الہی اور عشق
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ ہوا کہ اولاد کے نام بھی آپ
کے فکر و خیال سے محو ہو گئے۔

بہت سے شعراء نے اللہ اور اس کے محبوب کے ساتھ
حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی وارفتگی کا ذکر فرمایا ہے۔
مولانا ضیاء القادری بدایونی فرماتے ہیں :-

ہیں خدا و مصطفیٰ کے عشق میں سرشار آپ
صاف نور معرفت ہے آپ کے رخ سے عیاں
مولانا محمد احمد قریشی فرماتے ہیں :-

میری آنکھوں سے دیکھے کوئی جلوے حسنِ مظهر کے
محمد مظهر اللہ مظهر انوار طیبہ ہیں

شیخ محمد کوثر فرماتے ہیں :-

بہارِ گلشنِ احمد محمد مظهر اللہ ہیں
خدا کی رحمت بے حد محمد مظهر اللہ ہیں

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی ذاتِ گرامی پر عشق، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محیط تھا، آپ بلاشبہ محمد مظهر اللہ تھے، جو مظهر صفاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصف ہو کر مظهر صفاتِ الہیہ (مظهر اللہ) ہوئے۔

۷۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے ۱۴ شعبان المعظم بروز پیر ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۶۶ء میں دہلی میں وصال فرمایا، شعبان حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک مہینہ ہے، ۱۴ شعبان المعظم کی شام حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کا وصال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے خصوصی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ بلاشبہ یہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہے کہ جس کی ضو میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ گم ہیں۔

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے وصال پر پاک و ہند کے مختلف شعراء نے خراجِ تحسین پیش کیا ہے اور قطعات تحریر فرمائے، ایک شاعر فرماتے ہیں :-

گزاری عمر اپنی تم نے ساری فتح پوری میں
 بنی تربت بھی بالآخر تمہاری فتح پوری میں
 ملے وہ چودہ شعبان المعظم پر کو حق سے
 محمد مظهر اللہ جان ہماری فتح پوری میں

جامع مسجد فتح پوری دہلی کے صحن میں حضرت مفتی اعظم علیہ
 الرحمہ کی مرقد انور کو مدینہ منورہ کی لطیف فضاؤں اور
 خوشبوؤں سے خاص نسبت ہے، ایک شاعر اس طرف اشارہ
 کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

اے سرزمین فتح پوری جاگا تیرا نصیب
 ہیں عطر بیز تجھ میں بدر الدہی کے پھول

جو گل کھلے مدینہ میں خوشبو ہے ہند میں
 ہیں مرقد مظر پہ چڑھے والضحیٰ کے پھول

مولا تعالیٰ اپنے حبیب لبیب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے
 صدقے اور طفیل احقر کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین!

جاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

احقر العباد

۱۳ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

جاوید اقبال مظہری

مطابق

نقشبندی مجددی

۲ نومبر ۱۹۹۸ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قصیدہ

فی مدح مولینا مفتی الحاج امام صاحب مسجد فتح پوری ادا م اللہ فیو ضہم

الا قولی لنا لما سقینا
وتنهافی ریاض الحسن عمراً
ودمنا یا ملیحة فی غرام
انما فی الحب دهرافی هدوء
من الوجنات ورداً قد شممننا
فمنی بالوصال علی حتی
بلحن من رخیم الصوت يدعو
وقومی فی الانام وقد عراهم
فرقص الناعسات هو الندامی
عزام بین تقبیل و ضمیر
وقطف الورد من خدا لعداری
ورشف الخمر من ثغر الغوافی
وشکر من رحیق الثغر رشقاً
كذا اهل الهوی یرووا هدیثا
ولکن الانام لهم شئون
فاهل العلم مورد هم جميعاً
کوؤس العشق دهر ام شهرینا
وکنا للجمال مسخرینا
وکان الوقت صاف تنشدینا
بغرف العود تشجی السامعینا
قطفنا جلنا رالیاسمینا
یتمر الانس حقاً واطربینا
جميع الناس سکری مدعینا
من الصهباء سکرو ارقصینا
ولحن الشعر زاداً لها ئمینا
وجاز الوصل بین الحاضرینا
حياة القلب عند الفاصدینا
مدام الروح شان العازمینا
وهذا الحضر قصد الطالبینا
نعیم العمر بخوی العاشقینا
وفی الاذواق شتی سائرینا
امام القوم خیر السالکینا

امام كامل يدعى بحق محمد مظهر لله الامير
امام المسجد المشهور قدامه فتح يورى مقام الذاكرين
وريت منصبا يدعوه شاهي من الاء حقا مستبيا
تحق الله يدعور باعتصام وارشاد الحب الصالحين
ادمه يا الهى فى سرور بحرمة خير خلقك اجمعين
مع الأنجال يا ربى قصه وللإسلام دورا محليبا
وبالافتتاب يا ربى رجونا تقبل من شريف الماء حيا

بقلم الضعيف عبد الله محمد شريف المنى، مؤرخ الهند العربى ۱۳۵۸هـ ۱۹۳۹ء

وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
مُحَمَّدٌ قَاتِلٌ لِلَّهِ ذُو فَهْمٍ مَجْتَدٍ خَاتِمٌ لِلرُّسُلِ كُلِّهِمْ
تَبَّ الْقَبِيحَةُ الشَّرِيفَةُ الْمَهْدِيُّ لِلْأَيَّامِ الْبُؤْسِيَّةِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى
اجْمَعِينَ الطَّيِّبِينَ الظَّالِمِينَ

منقبت

مدح حضرت مولانا مفتی اعظم الحاج محمد مظہر اللہ دامت برکاتہم العالی

مظہر شان حضرت داور	مایہ ناز دین پیغمبر
سرت افراشته بہ نہ فلک	اہل سر پیش تو خمیدہ ہر
سینہ تو خزینہ صدر راز	یعنی صدرت مصادر المصدر
دستما زیر دست تو معمور	دست تو پدز ساقی کوثر
زہے تقدیر ساکنان پاک	یافت از ہند بے بہا جوہر
اسم والائے جوہر موصوف	مظہر اللہ بہ تسمیہ اطہر
پانما وہ خاک خطہ پاک	خطہ پاک شد زبا اطہر
مقدمت شد چو کہکشاں تاباں	
مطلعت شد چو مطلع خاور	

اے کہ ازہر زروئے شمس و قمر	دے کہ خاکت بمشتری ہمسر
مقلب کرد جنبش نظرت	خت واژوں بقسمت یاور
حضرت الحاج مفتی محمود	نقشبندی و قادری ز الور
واعظ و عالم اجل در عہد	عارف، دراہ معرفت رہبر
سوئے ہندوستان بصد اصرار	چارہ سال پس نمود سفر

تختہ آورد بہر تشنہ لبان لک الحمد حضرت منظر
 ظل دائم هماند بر سر ما منت بے بدل نماہ
 مطلع با زبیا و روم
 چوں من الشمس روشن و انظر

اندریں دور کیست طالع ور
 شد مقدر زیارت حضرت
 اے کہ فرخندہ پے سلیمان نخت
 پیش تو ہمہ کنند زانوئے خویش
 التفات تو زرد بان عروج
 ماغریبان دور افتادہ
 ہمہ ارکان انجمن تبلیغ
 خاصا حضرت بدایونی
 بر سر ما هماند پر تو تو
 پیشکش خادم حمایت ساخت
 ایں گریوارہ تبار نظر
 مثل خدام اہل ایں کشور؟
 صد ہزاراں سپاہ از داور
 وے ہشتہ قدم و فرخ فر
 عالماں عارفان سخن کتہ
 نفست بیجو ان مریم اثر
 عرضہ داریم بہ قرب نظر
 ارمغاں آورند قلب و جگر
 صرف تبلیغ ہست شام و سحر
 تاج ادوار دور شمس و قمر

پیش کردہ

قاضی محمد حمایت اللہ، پرنسپل دانش کدہ، کراچی، ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۶ء

منقبت

درمدح حضرت الحاج مفتی اعظم محمد مظہر اللہ شاہ
خطیب شاہی مسجد فتح پوری، دہلی

عالم و فاضل ، فقیہ و مقدائے عارفان
شیخ دوراں مظہر اللہ ، مفتی ہندوستان

اے خوش قسمت کہ پاکستان میں ہیں آئے ہوئے
مستمدان زیارت سب کے سب ہیں شادماں

آپ اصحاب سلف کی ہیں مقدس یادگار
کائنات اتقا کے ہیں آپ روح رواں

ہیں امام اہل سنت ارض پاک و ہند میں
علم و فضل وزہد میں ہیں آپ مشہور جہاں

گو خطیب باصفا مسجد فتح میں ہیں
ایشیا میں آپ کی عزت مگر ہے بے کراں

ہیں خدا و مصطفیٰ کے عشق میں سرشار آپ
 صاف نور معرفت ہے آپ کے رخ سے عیاں
 آپ کے ہیں معترف سب عالمان ارض پاک
 آپ کی تقدیس کے قائل ہیں سب پیر و جواں
 قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری
 آپ وہ جوہر ہیں جس کے اہل حق ہیں قدرداں
 آپ کا آنا مبارک مجلس احباب کو
 ہے ملاقات آپ کی وجہ سکون دوستان
 روز افزوں اتقا ہو آپ کا مخلوق میں
 آپ عمر خضر پائیں آپ عیش جاوداں
 آپ کا سایہ رہے قائم جہان زہد میں
 آپ ہیں صدر شریعت آپ میر کارواں
 ہے ضیاء دیرینہ واقف مظہر اللہ شاہ سے
 حضرت ممدوح ہیں دیرینہ میرے مہرباں

پیش کردہ مولانا ضیاء القادری بدایونی متخلص بہ ضیاء، ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء، کراچی۔

منقبت

درمدح حضرت الحاج مفتی اعظم محمد مظہر اللہ شاہ
خطیب شاہی مسجد فتح پوری دہلی مدظلہ العالی

کراچی میں ہوئی آمد ہے ایک شیخ طریقت کی
سرت خیز ہے جس سے فضا اہل شریعت کی

وہ عالم جن کے فضل کی ہے دھوم ہر جانب
بنی مرکز ہے دہلی آپ کے علم و فضیلت کی

جناب مظہر اللہ مفتی اعظم فتح پوری !
فتح پوری ہوئی جن سے ہمیشہ اہل سنت کی

ہمیشہ سربہفت تبلیغ سنت میں رہتے ہیں
ہے شہرت چاد جانب آپ کے رشد و ہدایت کی

تمامی عالموں نے اجماع تبلیغ کے مل کر
برائے خیر مقدم حامدی منزل ہے دعوت کی

کھلا اہل و سہل مردہا کا شور محفل میں
 ہر اک عالم ہر اک شیخ طریقت جس نے شرکت کی
 سلام قادری تنہا نہیں اک مدح خواں ان کا
 ہے قائل ساری دنیا، معترف ان کی عظمت کی

پیش کردہ مولانا عبدالسلام ہاندوی مرحوم متخلص بہ سلام، ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء، کراچی۔



نذر عقیدت

اثر فکر مسیح الکلام حضرت زیباناروی مدظلہ

بلسلہ تشریف آوری

حضرت امیر شریعت، پیر طریقت، کامل الاتقیا، امام اہل سنت والجماعت
آقائی و مولائی حضرت محمد مظہر اللہ شاہ صاحب نقشبندی مجددی چشتی قادری
دام فیوضہم الجاری خطیب مسجد جامع ---- فتح پور دہلی

نوشا وقتے، بہاریں لے کر وقت خوشگوار آیا
خوشا روزے کہ روز کامگار و سازگار آیا

عجب ہے کوچہ حسرت کے سنگ و خشت کا جلوا
نظر آیا نظر کو آفتابِ چشت کا جلوا

نگاہِ آرزو پر قادری تنویر چھائی ہے
جدھر دیکھو بہار نقشبندی رنگ لائی ہے

خدا شاہد، نہ پوچھو دیدہ ارمان نے کیا دیکھا؟
جبینِ دل ہے یا ہے آئینہ حسن مجدد کا

مقدر سے زیارت ہو گئی ہے ایسے پیکر کی
کہ جس کی ہر نظر اک موج دیکھی حوض کوثر کی

تجلی جس کی حسنِ اتقا میں ہر طرحِ کامل
تصرف جس کے اہل ذوق کی امید کا حاصل

شریعت کا جو حاصل ہے، طریقت میں جو کامل ہے
رسول اللہ کی سچی محبت جس کی منزل ہے

جو پیرو اپنے مرشد کا جو پیروں میں بہت بہتر
جو ہر دم مہرباں ہر طور سے اپنے مریدوں پر

وہ ذاتِ پاک پاکستان میں تشریف لے آئی
مرے غم کدہ نے بھی مقدر سے ضیاء پائی

یہ لطف و مہربانی یہ توجہ ہم غلاموں پر
یہ پیہم خوش گمانی یہ توجہ ہم غلاموں پر

زہے مسعود قسمت، آج لمحے کیا سعید آئے
محمد مظهر اللہ شاہ تشریف اس طرح لائے

تمنا دید کی نکلی، کہ اب حاصل حضوری ہے
خدا رکھے جدھر دیکھو فضا نوری ہی نوری ہے

عمر یہ آج کا دن کیا ہے، روز عید ہے مجھ کو
بہ صورت نگاہ خاص کی امید ہے مجھ کو

پیش کردہ عاجز و ناچیز محمد عمر قریشی مظہری نقشبندی، لاہور، ۱۹۶۱ء



منقبت

در شان والا صفات، قطب الاقطاب، بحر اسرار البیہ، دلیل عرفاء و
 محققین، ختم علماء راہین، شیخ الاسلام و المسلمین، حضرت مفتی اعظم،
 مولانا الحاج الحافظ محمد مظہر اللہ شاہ صاحب، مجددی، چشتی
 قادری دہلوی، دامت برکاتہم العالی

محمد مظہر اللہ میرے ماویٰ میرے بچا ہیں

محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

میرے ہاتھوں میں دامن ہے محمد مظہر اللہ کا

محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

حضور قلب سے کہہ کر سکون پاتا ہوں

محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

الہی وقتِ آخر ہو مرے ورد زبان و جاں

محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

فرشتے قبر میں کہہ کر اٹھائیں مظہری مجھ کو
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

کہوں گا حشر میں بھی فخر سے پیش خدا ہو کر
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

خدا شاہد ہے مجھ کو ناز ہے یوں اپنی قسمت پر
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

رہے ہر دم یہی لب پر محمد احمد مظہر
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

عرض نیاز کترین بندگان دربار مظہری محمد احمد قریشی دہلوی، لاہور، ۱۹۶۱ء

اَفَلَا حَسِبْتُمْ
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

ہو الظاہر

۷۸۶

در منقبت قدوة السالکین، زبدة العارفين، حجة الکاملین، سند الواصلین،
 مظہر العلوم الخفی والجبلی، مرشدی و مولائی اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم،
 مولانا الحاج الحافظ محمد مظہر اللہ صاحب نقشبندی مجددی، چشتی
 قادری دہلوی، دامت برکاتہم العالیٰ

محمد مظہر اللہ ہیں محمد مظہر اللہ ہیں
 میرے پیش نظر ہر دم محمد مظہر اللہ ہیں

مری آنکھوں سے دیکھے کوئی جلوے حسن مظہر کے
 محمد مظہر اللہ، مظہر انوار طیبہ ہیں

مٹی جن کی بدولت، دولتِ حُبِ نبی مجھ کو
 وہ میرے قبلہ دیں، کعبہ جاں مظہر اللہ ہیں

یہ ہادی، رہبر عالم، امام و مفتی اعظم
 بہ اوصاف حمیدہ پیر کامل سب میں یکتا ہیں

بیان کیا کیا کروں تعریف اپنے پیرو مرشد کی
یہ اعلیٰ ہیں، یہ بالا ہیں، یہ ارفع ہیں یہ اولیٰ ہیں

مجھے یہ فخر حاصل ہے، میں اس پر ناز کرتا ہوں
کہ میرے سر پہ بھی سایہ فگن سرکار والا ہیں

حمد اللہ کہ فیض شیخ سے پُر میرا دامن ہے
حمد اللہ کہ شیخ من ظہیر دین و دنیا ہیں

محمد احمد احقر گدائے کوچہ مظہر
مبارک ہوتے حامی محمد مظہر اللہ ہیں

نذر عقیدت غلام غلامان دربار مظہری محمد احمد قریشی دہلوی، لاہور، ۱۹۶۱ء



منقبت

یا محمد مظهر اللہ مظهر سلطان دیں
نائب ختم رسالت مرحبا صد آفریں

حامل فیوض و برکات امام المرسلین
صاحب لطف و عطاء رحمت اللعالمین

واقف سر حنفی و پیشوائے سالکیں
مقتدائے اولیاء و صدر بزم عارفین

عالم و مفتی مجدد صاحب تجدید دیں
رہبر ما ناقصان و رہنمائے کاملین

رونق افروز جہاں و ساکن خلد بریں
بادشاہ کشور محمود و سخا صد آفریں

راحت قلب حزیں و مونس دنیا و دیں
حضرت شاہ محمد مظهر اللہ بالیقین

بَرْمَنِ مَسْکِیْنِ مُحَمَّدِ اَحْمَدِ خَاکِ دَرْتِ
 یَکِ نَگَهِ لُطْفِ گَهِ گَنِ دَرِ طُفَیْلِ هَمِ نَشِیْنِ

دَا مَنِ وَا کَرْدِه پِیْشِ صَا حِبِ فِیضِ شَمَا
 اَرزُو مَدِ ظَہِیْرِ صَا حِبِ تَصْنِیْفِ اِیْنِ

یہ منقبت حضرت کے پہلے عرس پر جو کہ حاجی صاحب کے مکان
 واقع انارکلی لاہور میں منعقد ہوا تھا پڑھی گئی۔
 احقر ظہیر الدین ظہیر دہلوی طالب دعائے بہتری عاقبت

ظہیر الدین ظہیر دہلوی
 صاحبِ کرامت
 صاحبِ کرامت

هو الظاهر

سلام نیاز

محضور سرکار عالی مرتبت، یگانہ حضرت صدیقیت، امام اہل سنت،
مظہر العلوم الجلی والنہی مرشدی، مولائی، و بلجائی، مفتی اعظم الحاج
الحافظ مفتی محمد مظہر اللہ شاہ صاحب مدظلہ العالی

السلام اے بادشاہ ما السلام	السلام اے عز و جاہ ما السلام
السلام اے راحت ما السلام	السلام اے عزت ما السلام
السلام اے قبلہ ما السلام	السلام اے کعبہ ما السلام
السلام اے دین و ایماں السلام	السلام اے جانی جاں السلام
السلام اے نائب ختم رسل	السلام اے نائب مختار کل
السلام اے ہادی دنیا و دین	السلام اے رہنمائے بہترین
السلام اے صاحب روشن جبیں	السلام اے صاحب روئے حسین
السلام اے صاحب خلق عظیم	السلام اے صاحب عقل سلیم
السلام اے حضرت مسند نشین	السلام اے صورت مہر مبین
ما غریب و بے کساں را بس توئی	یا محمد مظہر اللہ شاہ ولی

اک نگاہ لطف از بہر خدا

برسگ دربار عالی، خاک پا

نذر عقیدت غلام غلامان دربار مظہری محمد احمد قریشی دہلوی، لاہور

منقبت

در مدح اعلیٰ حضرت شیخ طریقت مفتی اعظم محمد مظہر اللہ شاہ قدس
سرہ العزیز، خطیب شاہی مسجد جامع فتح پوری، دہلی۔

بہار گلشن احمد محمد مظہر اللہ ہیں
خدا کی رحمت بے حد محمد مظہر اللہ ہیں

عطائے رب اکبر اور شمع نور ایمانی
حبیب ذات احمد ہے حبیب ذات لاثانی

نگاہیں فیض کا چشمہ، رخ انور ہے نورانی
ضیائے نور ایماں سے مزین جن کی پیشانی

حقیقت میں شریعت کے سراپا پیکر صادق
خدا کے دین کے مفتی، ہمارے رہبر و حاذق

انہیں حاصل ہوئی صدیق اکبر کی وراثت بھی
علی شیر خدا کی مل گئی ان کو خلافت بھی

ہوئے مرد مسلمان دینِ حق سے جس گھڑی غافل
تو دہلی میں خدا نے کر دیا پیدا ولی کامل

نگاہِ فیض سے پتھر کو پارس کر دیا جس نے
برے انساں کو بھی بہتر سے بہتر کر دیا جس نے

لٹائی مٹھیاں بھر بھر کے جس نے رحمت باری
محمد مصطفیٰ کے خلق کا چشمہ کیا جاری

مرادیں ان کو دیدیں جو مرادوں کے ہوئے طالب
جمال نور ایماں سے کئے روشن سبھی قالب

شعائیں دینِ حق کی اور پھیلا دیں زمانے میں
چراغِ حق جلا دیا دل کے ہر اک آشیانے میں

سبق دنیا کو عشا ہے شریعت اور طریقت کا
سر منبر ہمیشہ وعظ فرمایا حقیقت کا

ریاضِ تقشبدی میں لگائے ایسے پودے بھی
معطر ہو گئے جس کی ادا سے گل بھی پودے بھی

بھائی تشنگی علم صداقت کے پیاسوں کی
طبیعت کیفیت افروز کردی ہے اداسوں کی

رسائی آپ کی ہے ہر گھڑی دربار اقدس میں
مقامِ خاص حق نے دیدیا گل زار اقدس میں

میسر ہو گیا جن کو جہاں میں دامنِ مظر
انہیں جنت دلائیں گے یقیناً شافعِ محشر

درِ مظر پر روتا جو گیا واپس ہوا ہنتا
بنا وہ مردِ مومن اور گناہوں سے کری توبہ

نگاہِ دل سے دیکھو تو ابھی جلوہ نظر آئے
تبسمِ خیز حضرت کا ابھی چہرہ نظر آئے

فلک پر جس طرح ستارے نورِ سماں ہیں
پرستارِ نبی ایسے ہی کوثرِ طورِ سماں ہیں

پیش کردہ شیخ محمد احمد کوثر صدیقی، لاہور

منقبت

آدر مدح حضرت امام اہل سنت، مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ، امام شاہی مسجد جامع فتح پوری، دہلی

قطب دوراں تھے مظہر اللہ شاہ	نور ایماں تھے مظہر اللہ شاہ
دین کا ذکر ہر گھڑی لب پر	دین کی جاں تھے مظہر اللہ شاہ
گل شریعت کے جس میں کھلتے تھے	وہ گلستاں تھے مظہر اللہ شاہ
رہبر ملت و طریقت تھے	درس ایماں تھے مظہر اللہ شاہ
رونق بزم زیست تھی ان سے	شمع فیضاں تھے مظہر اللہ شاہ
جن کے سینوں میں درد احمد تھا	ان کے درماں تھے مظہر اللہ شاہ
مفتی دین احمد مرسل	حق کے فرماں تھے مظہر اللہ شاہ
جن کو قرمت ملی، ہوئے کامل	فیض عرفاں تھے مظہر اللہ شاہ

نور ہی نور ان میں تھا کوثر

روئے خنداں تھے مظہر اللہ شاہ

پیش کردہ شیخ محمد احمد کوثر صدیقی، لاہور

منقبت

ہمارے حامی و رہبر ہمارے پیشوا تم ہو
محمد مظهر اللہ کیا بتائیں تم تو کیا تم ہو

ہزاروں سال بھی سیماب سے موتی نہ نکلے گا
شریعت کے طریقت کے وہ دُرِ بے بہا تم ہو

نہیں ثانی کوئی اس وقت ہند و پاک دونوں میں
ہو جانِ نقشبندی اور نشانِ اولیاء تم ہو

تمہارے در سے یا مرشد ہزاروں فیض پاتے ہیں
جسے کہتے ہیں چشمِ فیض کا وہ باخدا تم ہو

خدا نے زندگی کے امتحان میں فتح پوری دی
فتح پوری بھی شاہد ہے امام باصفا تم ہو

امامِ با علی مشکل سُٹا مسعود و صادق کیا
حُسن و شاہ رکن الدین سب کے دلربا تم ہو

تم ہی اُن سے ملاؤ گے ملائیں گے جو مولیٰ سے
اگر سچ پوچھتے ہو تو ہمارے رہنما تم ہو

یہ خادم ہے تمہارا شاہ محمد مظہر اللہ اب
تم ہی گلزار کے آقا ہو دل کا مدعا تم ہو

۱۹ ۴۴۴

پیش کردہ گلزار مظہری

منقبت

شمع کون و مکاں کی آمد ہے مظہر کن نکاں کی آمد ہے
قبلہ عارفاں کی آمد ہے کعبہ زاہداں کی آمد ہے
بے کساں کے لئے چارہ سازی کو طاقت ناتواں کی آمد ہے
پھر طریقت کا باغ مہکے گا امیر گوہر فشاں کی آمد ہے
فیض مسعود کیوں نہ جاری ہو سبیل امیر رواں کی آمد ہے
کیوں نہ مسرور روح کاوش ہو راحت دلبراں کی آمد ہے

پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش

منقبت

در مدح مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ شاہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

علم کی جان فقیہہ اعظم شرع کی شان فقیہہ اعظم
 شرع کے عین مطابق ٹھہرے تیرے فرمان فقیہہ اعظم
 فخر کرتے ہیں تری باتوں پر علم و عرفان فقیہہ اعظم
 ہیں نپے تلے حد درجے تیرے اعلان فقیہہ اعظم
 تیرے فتوؤں سے ہوئے ہیں تازہ سب کے ایمان فقیہہ اعظم
 ایک سے ایک گہر ہے یکتا علم کی کان فقیہہ اعظم
 یاد آتی ہے فقاہت تیری آج ہر آن فقیہہ اعظم
 وصل حق کی یہ مقدس تاریخ چودہ شعبان فقیہہ اعظم
 کاوش خستہ تن و عاصی پر
 لطف ہر آن فقیہہ اعظم

پیش کردہ پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش،
 شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج، میرپور خاص (سندھ)

منقبت

محضور شیخ الاسلام حضرت مفتی اعظم الحاج شاہ محمد مظهر اللہ
نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ

کیا تم کو بتائیں ہم، کیا کیا نظر آتا ہے
ہر سمت مجدد کا جلو نظر آتا ہے

کیا خوب ہیں الفت کے انداز مسیحا
مرنا غم جاناں میں، جینا نظر آتا ہے

دہلی میں فتح پوری مسجد ہے وہ سرچشمہ
دریا جہاں رحمت کا بہتا نظر آتا ہے

اللہ رکھے قائم اس نقش کف پا کو
روشن مری منزل کا جادا نظر آتا ہے

ہر بزم نشیں ان کا محبوب ہوا سب کا
اعجاز محبت کا جلو نظر آتا ہے

بھرائے ہیں جوہر سو ، انوار شریعت کے
ہر سمت طریقت کا رستا نظر آتا ہے

آنکھوں میں سمائے ہیں جلوے رخِ مظهر کے
وہ سامنے بیٹھے ہیں ، ایسا نظر آتا ہے

سب جمع ہیں فارقی ، پُر نور ہے یہ محفل
تشریف وہ لائے ہیں ، ایسا نظر آتا ہے

اک عالم دوراں کی محفل کا ہے یہ عالم
جذبات کا اک دریا اٹھا نظر آتا ہے

کاوش کو ملے جنت ، چوکھٹ پہ جو دم نکلے
جاں دے کے بھی یہ سودا سستا نظر آتا ہے

پیش کردہ پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش

منقبت

خسر و ملکِ فضیلت ، مفتی ہندوستان
خضر راہِ علم و عرفاں ، رہنمائے عارفاں

حضرت مسعود کی تھے جو مقدس یادگار
فخر ملت ، فخر دیں ، سرمایہ اہل جہاں

نائب شیخ مجدد ، وارث علم نبی
وہ امام اہل سنت ، شیخِ گل ، قطبِ زماں

واقفِ علم شریعت ، عارفِ رازِ خفی
تھے علومِ معرفت کے ایک بحرِ بے کراں

خوش خیال و خوش خصال و خوش متعال و خوش جمال
مصطفیٰ کا عشق ہی تھا آپ کی روح رواں

دشمنانِ مصطفیٰ سے وہ کنارہ کش رہے
دینِ برحق کے ادھر ہر دم رہے وہ پاسباں

ترجمانِ اہل سنت کون ہے اُن کی طرح
دورِ حاضر میں یقیناً آپ تھے حق کا نشان

اس قدر مقبولیت پائی مرے سرکار نے
دوست لورد سٹمن ہیں سب تعریف میں رطب اللسان

آپ کے ہاتھوں پہ توبہ کفر لاکھوں نے کی
ناریوں کو کر دکھایا عازمِ سوئے جناں

فتنہ گاندھی ہو یا تحریک شُدھی سچھن
ان پہ گرتے ہی رہے وہ صورتِ برقی تپاں

پائے استقلالِ حضرت میں نہ لغزش آسکی
سخت سے بھی سخت تر آتے رہے پیش امتحاں

وقتِ آزادی ہوا بھارت میں جب خونی فساد
آپ اُس دم عزم کا ثابت ہوئے کوہِ گراں

تھے مئے طیبہ پلاتے نقشبندی جام سے
شیخ سرہندی کے میخانے میں مثلِ خواجگاں

یا الہی وہ غلام مظهر اللہ کر مجھے
مرشد برحق رہے ہر وقت مجھ پر مہرباں

قافلہ تو سوئے منزل جا رہا ہے دم بدم
وائے اختر ہے نہاں ہم سے امیر کارواں

۱ ۹ ۶ ۶ ۶

اختر شاہجہاں پوری مظہری، سی۔ پی۔ اسکول نمبر ۲، صدر بازار



منقبت

فضاؤں میں درختوں میں زمین و آسمانوں میں
جدھر دیکھا ادھر بس مرشد کامل نظر آئے

حقیقت میں خدا کی معرفت کا وہ خزینہ ہیں
شریعت کے طریقت کے وہی پیکر نظر آئے

محبت کے قرینے کا سبق سب ان سے سیکھا ہے
محبت کے سمندر میں وہی ہر سو نظر آئے

میری آنکھوں میں رقصاں ہے انہی کا جلوہ تاباں
وہی نورِ خدا کے نور کے پر تو نظر آئے

امام باصفا وہ ہیں امامِ باشرع وہ ہیں
چراغِ بُرجِ اِفْتاء کے وہی مفتی نظر آئے

چراغِ زندگی وہ ہیں ، مرادِ زندگی وہ ہیں
میری بخشش کا سامان اور میری منزل نظر آئے

یہ اُن کی نسبتِ کامل کا ہے ، اعجازِ اے اقبال
لئے ہاتھوں میں دامنِ محمد ہم نظر آئے

پیش کردہ جاوید اقبال منظری

۸ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ ۳۰ نومبر ۱۹۹۸ء

تجمع

کلامِ حق ہے فرمانِ محمد زہے شانِ خدا شانِ محمد
یہی کہتے ہیں مل کر سب حق آگاہ یقیناً ہیں 'محمد' مظهرِ اللہ

پیش کردہ عزیز الملک مولانا محمد یوسف سلیمانی، کراچی۔۔۔۔۔ ۱۹۶۱ء

منقبت

درمدح اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، واقف اسرار طریقت و شریعت،
مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،
خطیب شاہی مسجد جامع فتح پوری، دہلی۔

گزاری عمر اپنی تم نے ساری فتح پوری میں
بنی تربت بھی بالآخر تمہاری فتح پوری میں

ملے وہ چودہ شعبان المعظم، پیر کو حق سے
محمد مظہر اللہ، جاں ہماری فتح پوری میں

اجالا ہند و پاکستان میں ہے علم کا جس کے
وہ شمع بجھ گئی، افسوس، پیاری فتح پوری میں

پیو اے بادۂ عرفاں کے متوالے یہاں آکر
جو چشمہ پہلے تھا، اب بھی ہے جاری فتح پوری میں

وہ جس کو چاہئے عرفاں کی دولت لینے کو آئے
مزار مظہر اللہ پر بھکاری فتح پوری میں

جدا مسجد فتح پوری سے ہوں یہ کب گوارا تھا
گھڑی وہ امتحان کی سب گزاری فتح پوری میں

خدا کا قرب حاصل ہو گیا عشق محمد سے
انہوں نے آخرت اپنی سنواری فتح پوری میں

مرے مرشد کے مرقد پر ہوا بارش نور کی گلزار
چلے ہر وقت ہی باد بہاری فتح پوری میں

پیش کردہ گلزار مظہری

کُلُّ مَن عَلَّمَا بَوَانِ

قطعات تاریخ وصال

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ
قدس سرہ العزیز، خطیب شاہی مسجد جامع فتح پوری، دہلی

تب خنک نفساں، تاب ناتواناں بین
بہ پائے خاک نشینے، جبین دوراں بین

زنور الفت حسنی کہ مظہر اللہ است
بہر کجا کہ خواہی، جمال جاناں بین

توئی سکوں گہ دل اے عروس کلبہ گل
نقاب چہرہ کشا، سوئے دل فروشاں بین

تو نازنین جہانی، جہاں ہو نازاں
بگرد خویش ہجوم نیاز کیشاں بین

بسیرہ صد و ہشتاد و شش سن ہجری
دو شنبہ از پس عصر دو ہفت شعبان بین

کہ آفتاب درخشان علم و فضل نعت
جہاں سیاہ شد اے دل کج جہراں بن

نسیم صبح خیالش ، انیس شام غم است
قمر بسوز و دریں آتش آب حیواں بن

آصف جاہ قمر دہلوی

جناب قمر دہلوی نے اس مصرع سے مادہ تاریخ وفات نکالا ہے :-

تاریخ وصال امام اہل سنت

۶ ۶ ۹ ۱ ۶

جناب ابوالکمال احمد شمسی کاظمی طہرانی نے یہ قطعہ تاریخ کہا ہے :-

روحش جہاں تمام راحت بادا

فرش بہ جہاں شان کرامت بادا

تاریخ وصال منظر اللہ حسن

ہاتف گفتہ غریق رحمت بادا

۶ ۶ ۹ ۱ ۶

قطرہ

پیر طریقت، آقائی، مرشدی حضرت مولانا مفتی محمد مظہر اللہ شاہ
نقشبندی دہلوی نور اللہ مرقدہ۔

مظہر اللہ شاہ رخصت ہو گئے
چل بسی خاکی جسد سے روح پاک
جلتے جلتے شمع ہستی بچھ گئی
چودھویں شعبان کو یہ ماہتاب
سانے کی جس گھڑی آئی خبر
اشک بن کر بہ رہا ہے خون دل
سوز و غم سے دل میں لواٹھنے لگی
صرف دلی تک نہیں محدود غم
چھاگئی گل زار ہستی پر خزاں
آہ یہ پیر طریقت کی وفات
حشر کی تمہید ہے مومن کی موت
نقشبندی گل کدے کا یہ گلاب

اے قریشی تم کہو یہ تاریخ غم
زندہ دل خلوت میں پنہاں ہو گیا

بعض اخبارات و رسائل نے حضرت مرحوم کے سانحہ ارتحال پر معتقدین نے جو اشعار کہے تھے، جن میں تاریخیں بھی ہیں، چند اشعار یہاں پیش کئے جاتے ہیں :-

اخبار انجام (کراچی) یکم دسمبر ۱۹۶۶ء، ص ۷، کالم ۷، ۸
 مفتی مظہر اللہ
 حافظ غازی آبادی
 مظہر اللہ ہو گئے رخصت مفتی ہند نقشبند زماں
 یادگار زمانہ تھے یہ لوگ عصر حاضر میں اب جواب کہاں

پندرہ روزہ غریب نواز (دہلی) ۱۵ دسمبر ۱۹۶۶ء، ص ۱-
 اظہار غم
 از قیصر نظامی
 آہ قیصر مجھ گیا کیسا چراغ انجمن
 گلشن علم و عمل کا پاسان جاتا رہا

رسالہ نوری کرن (بریلی)، فروری ۱۹۶۶ء، ص ۷-
 حضرت مولانا مفتی محمد مظہر اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 کام جو سونپا تھا حق نے آپ کو پورا اس کو جب کہ حضرت کر گئے
 جانب جنت رواں الطاف پھر مظہر اللہ بزم دنیا سے ہو گئے

۱۳۵۸۶

الطاف انصاری سلطان پوری

مظہر اللہ شاہ رخصت ہو گئے دارفانی سے سوئے باغ نعیم
یہ دعا ہے رحمتیں نازل کرے مظہر اللہ شاہ پہ رب کریم!

۱۹۶۶ھ

الطاف انصاری سلطان پوری

پیام مشرق (دہلی) ۱۴ دسمبر ۱۹۶۶ء، ص-۲۵

اٹھ گیا کون بزم دنیا سے یوں جوہر شخص غم بدوش ہے آج
دم سے روشن تھی جس کے رہ سلوک اے قمر ”شمع وہ خموش ہے آج“

۱۳۸۶ھ

مظہر علم وہ فقہیہ عصر آہ دنیا سے ہو گیا روپوش
لکھ قمر عیسوی میں سال وصال ”ہائے شمع تصوف اب ہے خموش“

۱۹۶۶ء

سَلَامٌ
صَلَّى
عَلَيْهِمْ
وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ

نذیر عقیدت محضور حضرت مسعود ملت

حضرت مسعود ملت افتخار سُنیت
پیکرِ حُسنِ عمل، سرمایہ روحانیت

شخصیت ہے آپ کی علمِ طریقت کی کتاب
آپ ہیں گویا دہستانِ شریعت کا نصاب

آپ ہیں علمِ معرفت کے وہ بحرِ بحرِ بحر
آپ سے ہے نقشبندی فیض کا دریا رواں

آپ کا سایہ مریدوں پر ہے گویا سائبان
آپ کی محفل میں ہوتا ہے بہاروں کا سماں

آپ ہیں اسرارِ علمِ معرفت کے رازدار
آپ کے طرزِ طریقت کا شریعت پر مدار

آپ کی تلقین ہے اک جاوہ منزلِ نشاں
آپ کی تبلیغ ہے اک دفترِ حُسنِ بیاں

بارشِ نورانیت ہم پر یونہی دائم رہے
آپ کی شفقت، محبت تابد قائم رہے

شیخ احمد کے گلستان کے گل تر آپ ہیں
کاوشِ خستہ کو غم کیا، بندہ پرور آپ ہیں

پروفیسر فیاض احمد کاوش

وَلَسْتُ بِعَصِيْبِكَ وَمِنْكُمْ
وَلَسْتُ بِعَصِيْبِكَ وَمِنْكُمْ
وَلَسْتُ بِعَصِيْبِكَ وَمِنْكُمْ

نذرِ عقیدت

محضور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ

آفتابِ علم و حکمت حضرت مسعود ہیں
مصدرِ فہم و فراست حضرت مسعود ہیں

گوہرِ کانِ فصاحت حضرت مسعود ہیں
حاصلِ گنجِ بلاغت حضرت مسعود ہیں

رازدارِ حسنِ فطرت حضرت مسعود ہیں
مظہرِ روحِ ثقافت حضرت مسعود ہیں

وہ معلم! وہ اتالیقِ معظم، ارجمند
پیکرِ الطاف و شفقت حضرت مسعود ہیں

آپ ہیں خلق و مروت میں فقط اپنی مثال
مستیِ صہبائے اُلفت حضرت مسعود ہیں

حضرت احمد رضا خان سے ارادت کے سبب
دین و ایماں کی حرارت حضرت مسعود ہیں

ہیں گلستانِ ادب کی اک بہارِ بے خزاں
فکرو فن کی شان و شوکت حضرت مسعود ہیں

دید روئے مصطفیٰ کی آپ کے دل میں تڑپ
عاشقِ شمعِ رسالت حضرت مسعود ہیں

علم کے موتی لٹاتے ہیں سدا مہجور آپ
صاحبِ لطف و عنایت حضرت مسعود ہیں

سپاس گزار

سید عارف محمود مہجور رضوی

علی پورہ روڈ - گجرات (پنجاب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
ذَرِیْعَةُ اِنْتِزَاعِ حَقِّ الْحَقِّ مِنْ اَبْنِ حَقِّ الْحَقِّ
مَجْلِدٌ
مِنْ اَبْنِ حَقِّ الْحَقِّ
مِنْ اَبْنِ حَقِّ الْحَقِّ

منقبت مسعودِ ملت

آرہا ہے لبِ خامہ پہ بیان مسعود
 دل ہوا آج مرا مائل شان مسعود
 عظمتِ دین بنی شوکتِ تاریخِ سلف
 ہے وسیع اور گراں مایہ جہان مسعود
 ریت کے ڈھیر سے جن جن کے نکالے موتی
 بنی ”تاریخِ رضا“ گوہرِ کان مسعود
 جب بھی تاریخِ رضا لکھنے کو اٹھے گا کوئی
 راہ دکھلائے گا ہر اک کو نشان مسعود
 مفتیِ اعظمِ دہلی کا مبارک فرزند
 برگزیدہ ہو جہاں میں تری جان مسعود
 تو نے صیقل کیا آئینہ رضویت کو
 شکِ شکن، ریب ربا تیرا بیان مسعود
 کاش ملت کے جوانوں کا نئے سگِ میل
 بدرِ عمل گاہ میں ہر نقش و نشان مسعود

علامہ بدر القادری ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی، ہیگ، ہالینڈ ۲۹ جون ۱۹۹۳ء

منقبت

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

سراپا	سراپا	سراپا	سراپا
مسعود	مسعود	مسعود	مسعود

امراء و غرباء سبھی ان کے در پر
برابر کی پائیں توجہ و الفت

منظر ہوا عشق میں سب سے بڑھ کر
انھی جس طرف ان کی نظر عنایت

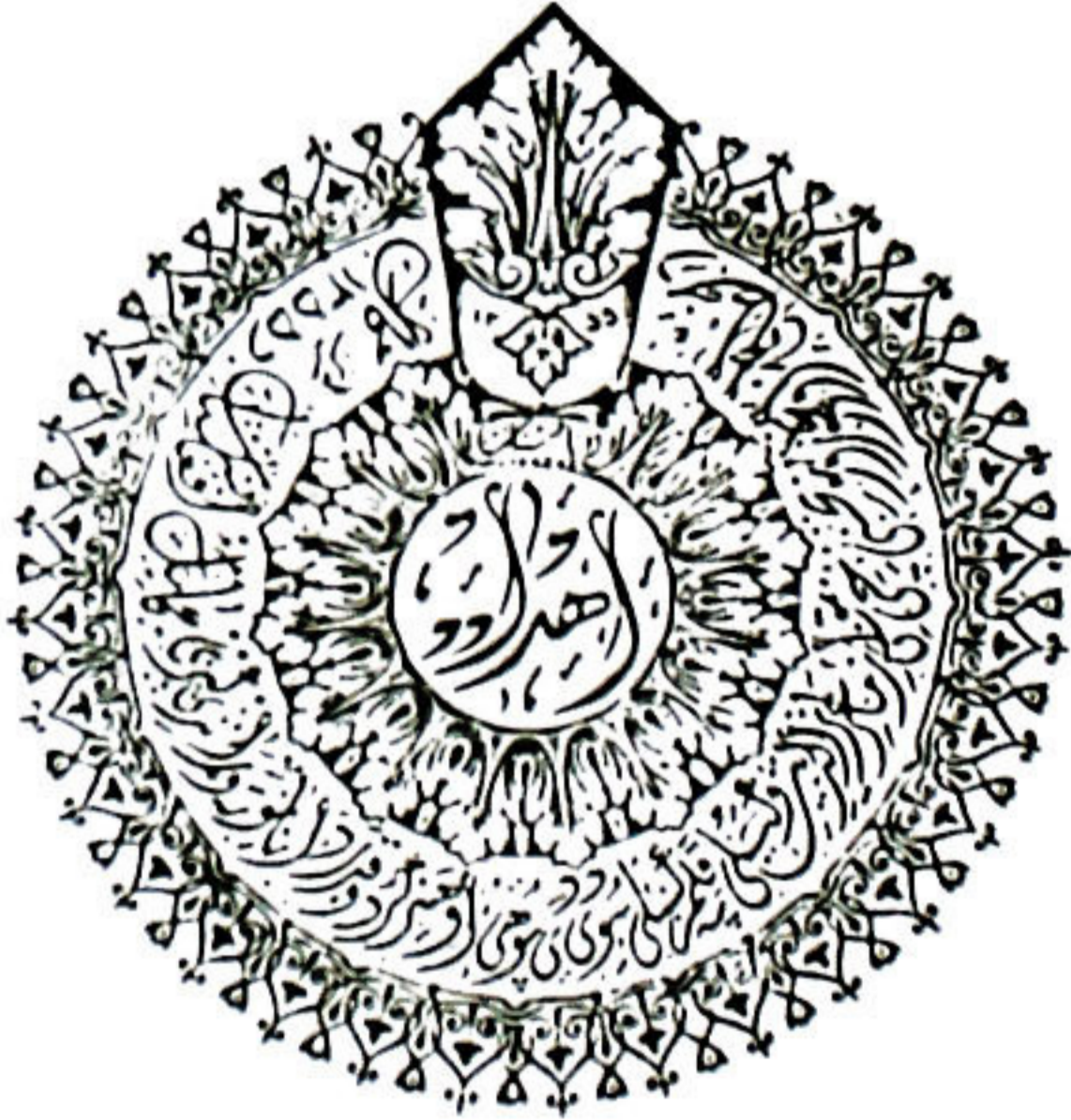
معجز بیانی و معجز نگاری
نہ ہے کوئی ثانی کہے یہ بلاغت

خامشی بھی جن کی تقریر سے بڑھ کر
مسعود نام صفت حق و صداقت

ہو ابروئے خم پہ جاروب قرباں
تبسم لبوں کا ہے دل کی طمانیت

یہی چشم پر آب کی ہے دعا
حضور پائیں دونوں جہانوں میں راحت

پیش کردہ : فاطمہ مسعودی لاہور



محمد مسرور احمد کا گلشن سہرا

۱۲ ۵ ۱۹

محبت محبت مسعودزمن خوش ترنواز ہدیہ سلام مسنون
۱۲ ۵ ۱۹

یہ آپ ہی کی برکت و عنایت اور توجہ بے غایت ہے
کہ شادی خانہ آبادی بلطف الہی مبارک کی یادگار تقریب میں
مسرور احمد کا گلشن سہرا حاضر کر رہا ہوں قبول فرمائیے

کیوں نہ مسرور کا ہو ہر طرح خوش تر سہرا
ہے جدو اب کے یہ فیضان کا منظر سہرا

امن مسعود کے سر ہے وہ منور سہرا
چاند سورج سے نظر آتا ہے بڑھ کر سہرا

وہ سجا ہے میرے نوشاہ کے سر پر سہرا
میری آنکھوں میں ہے فردوس کا منظر سہرا

کتنا چمکا ہے ترا دیکھ مقدر سہرا
ہاتھ میں ہیں لئے ہمشیرہ و مادر سہرا

چشم بدور اللہ سلامت رکھے!
تیری خاطر یہ دعا کرتا ہے گھر بھر سارا

جس کو دیکھو وہی مسرور نظر آتا ہے
جشن مسرور میں ہے خلد کا منظر سہرا

دیکھنے والوں کا عالم ہے یہ اللہ اللہ!
رود و دیکھ رہا ہے کوئی چھپ کر سہرا

سعدیہ کوکب و ثروت نے بلائیں لے لیں
تجھ پہ ہوتا ہے ہر اک آج پنچاور سہرا

دل کشی تجھ میں کہیں اور کہیں اور رعنائی ہے
لے کر آیا ہے یہاں قند مکرر سہرا

پھوپھا پھوپھی کی دعاؤں کا ہو تجھ پر سایہ
تیرا ابو الخیرؑ و مکرمؑ رہے یاور سہرا

اپنے احباب کو کرتا ہے جھک جھک کر سلام
اپنے ماحول کو کرتا ہے معطر سہرا

باغ سرہندی سے، دہلی کی فتح پوری سے
آ رہا ہے یہ کہاں سے ترا من کر سہرا؟

عبدالرزق - خوش تر

۹۸ء

علامہ محمد ابراہیم خوش تر صدیقی، بانی و سرپرست سنی رضوی سوسائٹی
انٹرنیشنل، پورٹ لوئیس، ماریشس

محررہ ۲ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ / ۲۷ جون ۱۹۹۸ء

- ۱- محمد مسرور احمد نبیرہ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ
- ۲- مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ
- ۳- پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
- ۴- ڈاکٹر ابو الخیر مفتی محمد زبیر
- ۵- ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد

تاریخ وفات

حضرت مولانا حافظ قاری مفتی محمد مظفر احمد صاحب علیہ الرحمہ ۱۳۹۱ھ
(فرزند اکبر حضرت مفتی اعظم)

قطعہ تاریخ

نتیجہ فکر حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین سائیں پال شریف (ضلع کجرات)

زہے ذات والا آل شاہ دین	محمد مظفر سعادت قرین
کہ در علم تفسیر و فقہ و حدیث	با قرآن خود بود مرد فطین
خطیب و مقرر فصیح البیان	بفتح پوری عمدہ قارئین
بفتوائے او اہل حق را فروغ	بشرع بنی زیدہ مومنین
ز تبلیغ و جہد متن ہزاروں سود	شدہ در خیل زمرہ مسلمین
چو بد درشت دل از سرائے فنا	بدر الجناں روح او شد مسکین
شرافت رسال و صائس یگفت	ولی ولدیت فلا بدین

۹۱ ۱۳ ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

”اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ“ (۱۴۱۶ھ)

قطعہ تاریخ وصال

”معزز ماہِ ماہِ درخشاں“ (۱۴۱۶ھ)

صاحبِ عرفاں ڈاکٹر محمد سعید احمد“ (۱۴۱۶ھ)

(فرزند اصغر حضرت مفتی اعظم)

دریغآں امام عارفان عہد سعید احمد وقار خاندان عہد
 بہر سو نالہء وآہ و نغال گشت انیس و غم شمار دوستان عہد
 خوشا سیرت کہ محبوب جہاں بود بعلم و فضل یکتائے زماں عہد
 دش روشن بداز انوارِ عرفاں فدائے حسنِ شاہِ مرسلان عہد
 گرامی والدش بد مظر اللہ امین سطوتِ اسلامیان عہد
 تعلق داشتے باہو الحسن زید کہ سیرش تابہ حد لامکان عہد
 بہ رمضان بہت رحمتِ زندگانی زدنیہ در نعیم جاوداں عہد
 خدا رحمت کند بر مرقد او مکانش در جوارِ قد دریاں عہد
 خلایق عہد پرش گشتن محال است تلافی گشت مشکل آں زیاں عہد
 مجیب احمد زہے فردِ یگانہ ہملک ہند اور ایک نشان عہد

سن ترصیل او فیض الامین گفت

”ہر دوس بدیں شمسِ زماں عہد“

دیگر

زیدہ کمالاں آل محمد سعید ناگماں شہزادہ دنیا بخت رسید
سال ترصیل اوگفت فیض الامین ”نیک عادات ڈاکٹر محمد سعید“

صاحبزادہ فیض الامین فاروقی - مونیال شریف ضلع کجرات پوسٹ کونا نمبر ۵۲۰۱

صاحب فیض آفتاب نقشبندیہ

ڈاکٹر سعید احمد

افسوس چھپی اہل زمانہ کی نظر سے
وہ روشنی شمع شہنشاہ سعادت

طارق نے سن وصل کہا اس کا ادب سے
”مسعود شمیم ورد خیابان سعادت“

۱۴۰۹

پیش کردہ :- طارق سلطان پوری

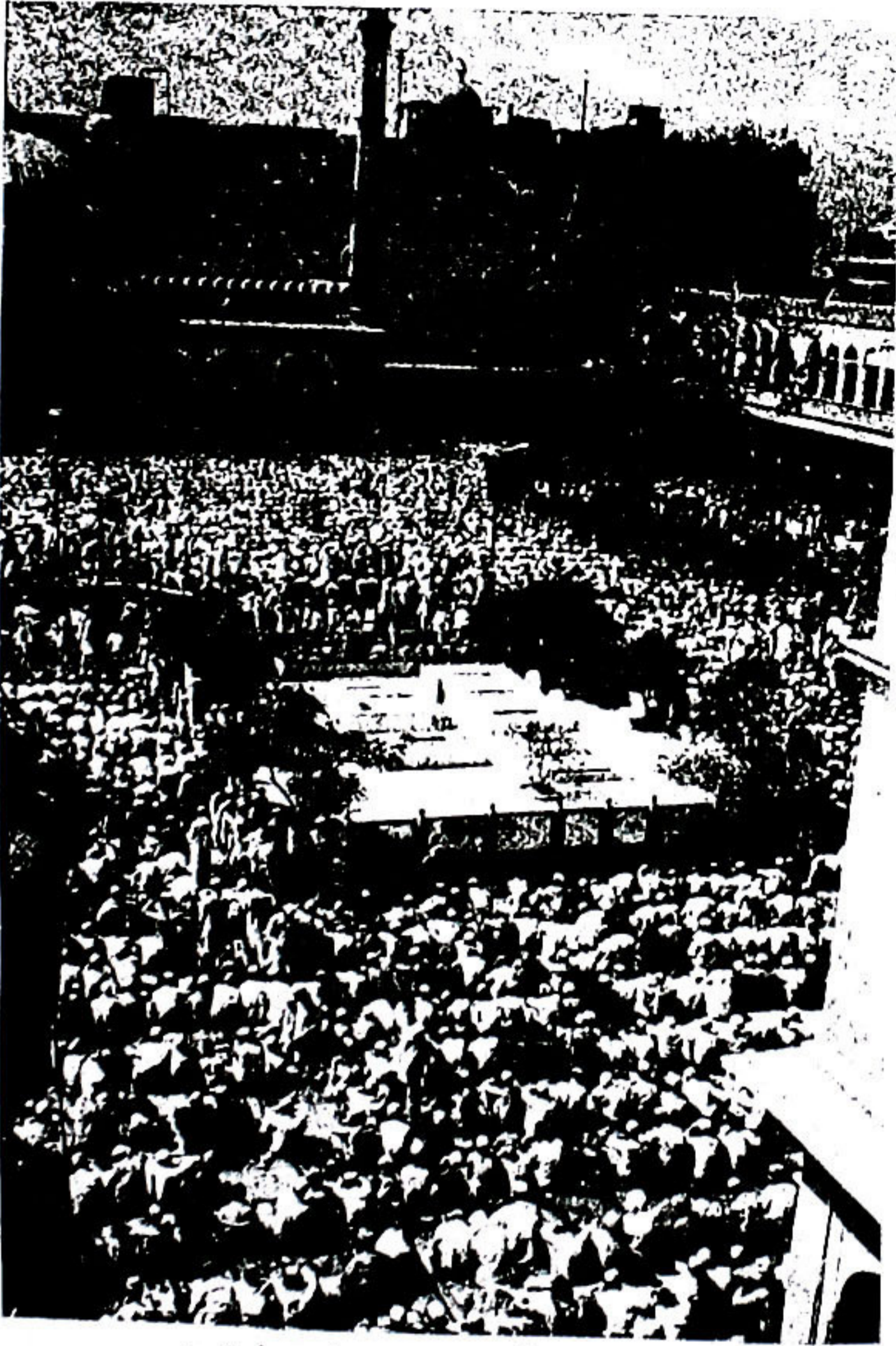
اختتامیہ

حضرت مفتی اعظم کی مدح میں اکثر شعراء نے مناقب و قصائد تحریر کئے ہیں صاحب تذکرہ مظہر و مسعود حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ابتدائی دور کے قصائد میں صرف عبداللہ محمد شریف مکی کا عربی قصیدہ دستیاب ہو سکا جو انہوں نے ۱۹۳۹ء میں پیش کیا تھا۔ ۱۹۴۵ء میں جب حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ زیارت حرمین شرفین سے واپس تشریف لائے تو اس وقت بچترت اہل محبت نے مقبتیں پیش کیں جو محفوظ نہ رہ سکیں۔ تاہم ۱۹۶۱ء میں جب حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ پہلی بار پاکستان تشریف لائے تو اس موقع پر اکثر معتقد شعراء نے مقبتیں پیش کیں جو محفوظ رہ گئیں اسی طرح حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد جو مقبتیں یا قطعات تاریخ وصال لکھے گئے یا شائع ہوئے وہ محفوظ کر لئے گئے، چنانچہ صاحب تذکرہ مظہر مسعود نے ان مناقب کو مرتب فرما کر اپنی تالیف لطیف تذکرہ مظہر مسعود کی زینت بنایا۔ تذکرہ مظہر مسعود چونکہ ضخیم ہے اور اس وقت دستیاب نہیں ہے اس لئے ان مبارک مناقب کو مع اضافات ”مناقب مظہری“ کے نام سے الگ کتابی صورت میں شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جس کی اجازت حضرت مسعود ملت نے مرحمت فرمائی۔

الحمد للہ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے تمام صاحبزادگان علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ اور عارف و عالم تھے ایک صاحبزادہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں اور سلسلہ عالیہ کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں صاحبزادگان کی مدح میں جو مقبتین اور قطعات معلوم ہو سکے ہیں وہ بھی اس کتاب کے آخر میں شامل کئے جا رہے ہیں۔

ان مناقب کو شائع کرنے کا اعزاز ادارہ مسعودیہ کراچی (پاکستان) کو حاصل ہو رہا ہے، ادارہ مسعودیہ اس سے پہلے حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی بچھرت تصانیف اور تالیفات کی اشاعت کر چکا ہے جس میں بین الاقوامی سلسلہ کی متعدد کتابیں بھی شامل ہیں، ادارہ مسعودیہ قابل مبارکباد ہے کہ جس نے حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے مناقب شائع کرنے کا اہتمام کیا، مولائے کریم ادارہ مسعودیہ کے تمام منتظمین اور معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس حسن عمل کو اپنی بارگاہ میں شرف مقبولیت عطا فرمائے آمین ثمہ آمین۔

جاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم



مزار مبارک حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

